گھر شُدی ایکادشی بکرم سمّت ۱۹۴۸ کا روز پرتشٹھا کے لئے مقرر تھا۔ امرتسر کی طرح یہاں بھی بڑودہ سے سیٹھ گوکل بھائی دُلبھ داس اور سیٹھ ناہن بھائی ہرجیون داس گاندھی تشریف لائے۔ بھڑوچ نواسی سیٹھ انوپ چند ملوک چند وسپھٹک رتن کی پرتمائیں انجن شلاکا کرانے کے لئے لائے۔ زیرہ کا بلند اور عالیشان مندر نیا ہی تعمیر ہوا تھا۔ خوبصورتی کے لحاظ سے گرد و نواح میں اپنا ثانی نہیں رکھتا۔ دیہاتی لوگ جُوق جُوق پرتشٹھا کا جلسہ دیکھنے کے لئے زیرہ میں جمع ہو رہے تھے۔ شری آچاریہ جی کے دنیاوی رشتہ دار اور اوائل عمری کے دوست علاقہ کے ذیلدار اور نمبردار کثیر تعداد میں شامل اجلاس تھے۔ بیرونجات سے قریب پانچسو کے جینی لوگ تشریف لائے تھے۔ زیرہ کا ٹاؤن ہال خوب ذوق شوق سے سجایا گیا تھا اور بھگوان کی سواری تزک و شان اور کرّوفر کے ساتھ گاتے بجاتے اور جے کارے بلاتے ہوئے مندر جی سے کمیٹی گھر میں لیجائی گئی۔ اور وہاں سناتر پوجا پڑھا کر ہزاروں کے ہجوم کے ساتھ واپس مندر جی آکر بھگوان پارشناتھ جی کو گدّی پر براجمان کیا۔

پرتشٹھا کے بعد زیرہ سے روانہ ہو کر آپ نکودر جالندھر وغیرہ ہوتے ہوئے ہوشیار پور تشر لائے۔ اِسجگہ لالہ گوجر مل جی صاحب رئیس نے زر کثیر خرچ کر کے عالیشان مندر تعمیر کرایا تھا۔ اُس مندر کی پرتشٹھا کے لئے ماگھ شُدی پنچمی بکرم سمّت ۱۹۴۸ کا روز مقرر تھا۔ کہا جاتا ہے کہ پرتشٹھا کے موقعہ پر پانچ چھ ہزار

مرد و زن شریک ہوئے تھے ۔ امرتسر کی طرح اِس جگہ بھی آپ نے اصلاحات
کی جانب لوگوں کو توجہ دلائی ۔ آپ پنجاب کے قلیل تعداد جینیوں کے
پیش آنے والے رشتہ ناطہ کی تنگی کے خطرے کو محسوس کر رہے
تھے ۔ مورتی پوجک اور ستھانک واسی جینیوں کے تعلقات بے
کشیدہ ہو رہے تھے ۔ اور باہمی رشتہ ناطہ بند ہو رہا تھا ۔ کچھ
ایسے حالات پیدا ہو گئے تھے کہ بھائی بھائی سے رنجیدہ خاطر تھا ۔
رشتہ ناطہ کے دائرے کو فراخ کرنے کی غرض سے آپ نے
کوشش کی ۔ کہ اوسوال اور کھنڈیروال کے درمیان رشتہ
ناطہ شروع ہو جائے ۔ تاکہ ہر دو کی تنگی رفع ہو کر باہمی محبت اور پیار
بڑھ جائے ۔ یہ ایک ایسا سوال تھا جس کے متعلق اُس وقت عملی
قدم اُٹھانے کے لئے کوئی تیار نظر نہ آتا تھا ۔ آپ نے ہر چند کوشش
کی مگر تمام فہمائش بہرے کانوں پر پڑی ۔ آپ نے اوسوال اور
کھنڈیروال بھائیوں کو جو کثیر تعداد میں ہوشیارپور آئے ہوئے تھے
دلائل پیش کرتے ہوئے کہا ۔ اِس بات میں ذرا شک نہیں کہ اوسوالوں
اور کھنڈیل والوں میں رشتہ ناطہ ہو جانے میں کسی قسم کی دھارمک
رکاوٹ نہیں ہے ۔ کیونکہ شاستروں میں صرف ایسے افعال کی
ممانعت ہے جن سے دھرم پر دھبہ لگتا ہو ۔ جین دھرم کے مطابق
تو جو شخص بھی جین دھرم پالن کرتا ہو وہ ہمارا دھرمی بھائی ہے اور اُس
کے ساتھ کھانے پینے اور رشتہ ناطہ کرنے میں کچھ بھی حرج نہیں ہے
جین دھرم میں جو الگ جاتیاں دیکھنے میں آتی ہیں وہ سب
بھگوان مہاویر سوامی جی کے بعد کی بنی ہوئی ہیں اور وہ اتفاقاً کسی

گاؤں یا آدمی کے نام پر مشہور ہو گئی ہیں۔ مثال کے طور پر اوسوالوں کی ابتدا اوسیا نگری سے ہوئی۔ کھنڈیر والوں کی ابتدا اوجے پور کے قریب کھنڈیلا گاؤں سے ہوئی۔ راجہ اگر کے نام پر اگروال ذاتی عمر ہوئی۔ اسی طرح مختلف ذاتیوں کا مختلف اوقات میں آغاز ہوا۔ اس سے پیشتر جین دھرم میں چار ورنوں کا ذکر ہے ذاتیوں کا نام و نشان نہیں ہے۔ یہ بھی بات ظاہر ہے کہ شری رتن پربھ سُوری جی نے بے شمار مرد و زن کو جین دھرمی بنا کر اُن کے کئی گوت مقرر کئے یہ سب جین دھرمی ہونے کے سبب باہم رشتہ ناطہ کے تعلقات کرنے لگے۔ اگر یہ بات جین شاستروں کے خلاف ہوتی۔ تو رتن پربھ سُوری جی کبھی اسے پر چلیت نہ کرتے۔ جین اتیہاس میں اس قسم کی اور بہت سی مثالیں ہیں جو شخص محض اپنی جاتی کے غرور سے دوسروں کو نیچ سمجھتا ہے اُسے نیچا دیکھنا پڑتا ہے۔

زمانہ کی ضروریات کے مطابق مناسب تبدیلیاں کرنا لازم ہے جو لوگ ایسا کرنے سے کتراتے ہیں وہ نقصان اُٹھاتے ہیں۔ کسی وقت ایک بات امرت ہوتی ہے۔ دوسرے وقت میں وہی زہر بن جاتی ہے۔ مسلمانوں کے ظلم کے زمانے میں جب شاستر بھنڈار بے دردی سے جلائے جاتے تھے۔ اُس وقت اُنھیں تاریک بھنڈاروں میں جہاں کسی دشمن کی نظر نہ پہنچ سکے۔ سنبھال دینا عقلمندی تھی۔ مگر اس وقت امن و امان۔ روشنی اور ترقی کے زمانہ میں بھی ہٹھ سے اُنھیں بند رکھنا بیوقوفی ہے بے سمجھ لوگ زمانہ کی تبدیلی کو محسوس نہیں کرتے۔ گجرات کاٹھیاواڑ میں شاستر

بھنڈاروں کے محافظوں کو یہ بات سمجھانے میں ہمیں بڑی دِقت پیش
آئی - کوئی بھی تبدیلی کرنی ہو - اُس میں مشکل ضرور پیش آتی ہے - مگر
سمجھدار آدمیوں کو ہمت اور کوشش سے ضروری اِصلاح کیلئے
ہر وقت آمادہ رہنا چاہیئے -

اِس موقعہ پر آپ نے چھوٹی عمر کی شادی کے خلاف بھی اظہار
خیالات فرمائے - مسلمانوں کے طرزِ عمل سے جو نقصان ہندوستانی
تہذیب کو پہنچا - وہ ناقابلِ فراموش نہیں - اوّل ہی اوّل اِسلام کا
حملہ مورتی پوجا پر ہوا - وہ لوگ جو فاتحوں کی تیز تلوار کی تاب نہ لاسکے
ہندوستان کے قدیم طریقہ عبادت کو ترک کر بیٹھے - مسلمانوں
کے زمانہ میں شاستر بھنڈار جلا دیئے گئے - جو بچے وہ خوف کے
باعث چھپا دیئے گئے - سنسکرت اور پراکرت بھاشاؤں کی
ترقی کو شدید نقصان پہنچا - چھوٹی عمر کی شادی اور پردہ کی رسم کا
بدرواج بھی اِسی زمانہ میں ہوا - اِس سے پیشتر چھوٹی عمر کی شادی
اور پردے کو کوئی جانتا نہ تھا - اب وہ زمانہ گذر چکا ہے - اِس کے
ساتھ ہی قبیح رسوم کو بھی خیرباد کہدینا واجب ہے - چھوٹی عمر کی
شادی باعثِ بربادی ہے اِس سے دماغ اور جسم کی نشوونما رک
جاتی ہے کئی تکالیف کھڑی ہو جاتی ہیں - جینیوں کا فرض ہے کہ
اپنے لڑکے اور لڑکیوں کو تعلیم دیں اور جب تک ویریہ پختہ
نہ ہو جائے - اور پڑھائی ختم نہ ہو لیوے - تب تک شادی نہ کریں
بیاہ شادی کے موقعہ پر رنڈیوں کا ناچ نچانا باعثِ شرم ہے
اِس کی قطعی ممانعت ہونا نہایت ضروری ہے - اگر کوئی ضد کرے

تو ہر ایک کو اُسے سمجھا کر باز رکھنا چاہیے۔ کسی کو بھی ایسا کام ہرگز نہ کرنا چاہیے جس سے شاشن کی نندا ہو۔

ایک اور بات اکثر دیکھنے میں آتی ہے وہ یہ کہ شراوکان پوجا پاٹھ اور سامائک سندھیا کرتے ہیں۔ مگر انھیں اگیانتا کے سبب مطلب کا پتہ نہیں۔ جب کوئی اُن سے سوال کرتا ہے تو وہ منہ تاکنے لگتے ہیں۔ اور جواب پوچھنے کے لیے سادھوؤں کے پاس دوڑے آتے ہیں اپنی عقل کو تالا لگانا درست نہیں ہے۔ ہر ایک شراوک کو دن بھر میں تھوڑا بہت وقت ضرور پستک پڑھنے کے لیے نکالنا چاہیے۔ تاکہ دھرم سے واقفیت ہو جائے۔ اور روزانہ نت نیم کا مطلب سمجھ میں آجائے۔ ہوشیارپور میں پرتشٹھا کے موقعہ پر چند تبدیلیاں رسم و رواج میں ہوئیں۔ مگر ادسوالوں اور کھنڈیل والوں میں رشتہ ناطہ کی گفت و شنید کا خاطر خواہ نتیجہ برآمد نہ ہوا۔

پرتشٹھا کے بعد آپ ٹانڈہ۔ گڈھ دیوالہ۔ جالندھر وغیرہ میں دھرم اُپدیش دیتے ہوئے چترماس کے نزدیک ہوشیارپور آئے اور بکرم سمت ۱۹۴۹ کا چترماس وہیں کیا۔ دیاکھیان میں جینیوں کے علاوہ بہت سے ہندو مسلمان۔ سکھ اصحاب آتے تھے۔ اور کئی ایک سوالات دریافت کر کے اپنے شکوک رفع کرلیتے تھے۔ آپ سے ملاقات کرنے کے لئے کئی ایک پنڈت آتے تھے اور جین مت اور ویدک مت کے متعلق بات چیت کر کے بہت خوش ہوتے تھے۔ ایک روز ایک پنڈت نے کہا۔ کہ جین ناستک ہیں کیونکہ یہ ایشور کی ہستی سے انکاری ہے۔ آپ نے جواب میں کہا کہ جین مت

کو کون ناستک کہہ سکتا ہے عقل اور دلیل ایک بات ہے اور ہٹھ دھرمی دوسری بات ہے۔ جین مت کو ناستک کہنا سراسر بھول ہے۔ جین مت میں ایشور کی ہستی سے ہرگز انکار نہیں ہے۔ البتہ ایشور کو جگت کرتا تسلیم نہیں کیا جاتا۔ اور نہ ہی کوئی سمجھ دار ایشور کو جگت کرتا کہہ سکتا ہے۔ کیونکہ ایسا تسلیم کرنے سے ایشور کی صفات میں خامی آجاتی ہے۔

ناستک مت وہ ہے جو نرک۔ سُرگ۔ پاپ۔ پُن آتما۔ پرماتما وغیرہ کی ہستی کو تسلیم نہیں کرتا۔ اور جس کے شاستروں میں جیو ہنسا۔ گوشت خوری۔ شراب نوشی و زناکاری کی تعلیم ہے۔ اور ایسے گناہ کرنے والوں کو پُن۔ دھرم اور سُرگ کا دستیاب ہونا لکھا ہے۔ ایسے شاستروں کے بنانے اور ماننے والے ناستک ہیں۔ جین مت میں مندرجہ بالا باتوں میں سے ایک بھی نہیں ہے اِس لئے جین مت کو ناستک کہنا غلطی ہے اگر ویدوں کو الہامی کتابیں نہ ماننا ناستک ہونے کی نشانی ہے۔ تو ایسا ہر ایک مذہب والا کہہ سکتا ہے کہ جو ہماری دھرم پُستک کو نہیں مانتا وہ ناستک ہے۔ اگر کوئی بے سمجھ سونے کو پیتل کہہ دیوے تو وہ پیتل نہیں بن جاتا۔ پس انصاف یہ ہے کہ ناستک اُسے کہا جائے جو گوشت خوری اور شراب نوشی کا عادی ہو اور زناکاری۔ مکر اور فریب کو دھرم سمجھتا ہو۔ جھوٹا اور بدمعاش ہو۔ یہ سنکر پنڈت خاموش ہو گیا اور کچھ دیر باتیں کر کے جین دھرم کی عظمت کا قائل ہو گیا۔

اِسجگہ آپ سے دریافت کیا گیا کہ جینی راجا اپنی سلطنت کا انتظام اہنسا دھرم کا پالن کرتے ہوئے کیسے کر سکتے ہیں۔ کیونکہ راجہ کے لئے لڑائی کرنا اور گنہگاروں کو سزا دینا اور سلطنت کے انتظام کے لئے فوجیں۔ ہاتھی۔ گھوڑے وغیرہ رکھنا ضروری ہے۔ آپ نے اِس سوال کا بڑی فصاحت سے مدلل جواب دیا۔ جین دھرم میں بڑے بڑے چکرورتی اور نامی راجے ہوگذرے ہیں۔ جنھوں نے جاہ وجلال کے ساتھ حکمرانی کی ہے۔ خاص بھگوان مہاویر سوامی کے وقت اور اُن کے بعد میں بہت سے طاقتور راجاؤں نے جین دھرم کا پالن کرتے ہوئے شراوک کے بارہ برتوں کو اختیار کیا ہے۔ شرینک۔ اجیت شترو۔ چندرگپت۔ سمپرتی۔ کمارپال راجاؤں نے نہایت کامیابی سے انتظامِ سلطنت کیا اور اپنی طاقت کو بڑھایا۔ لوگ اہنسا دھرم کے مطلب کو بالکل غلط سمجھتے ہیں۔ جین دھرم کی ہرگز یہ تعلیم نہیں کہ کسی بھی حالت میں جیو کو ایذا نہ دو۔ اِس پوتر دھرم کی بڑی خوبی اِسکا سیادواد مت ہے۔ ہر ایک چیز کو مختلف پہلوؤں سے دیکھنے کی ضرورت ہے۔ سادھو کا دھرم گرہستھ دھرم سے مختلف ہے۔ جس کام کی سادھو کے لئے ممانعت ہے اُسے گرہستھ آزادی سے کر سکتا ہے۔ کئی حالتوں میں نہ صرف اُس کام کو کر سکتا ہے بلکہ کرنا ضروری فرض ہے۔ راج نیتی کے اُصول بالکل مختلف ہیں۔ راجہ کے لئے کسی بے قصور آدمی کو سزا دینا مہاپاپ ہے اور قصوروار کو اُس کے جرم کی سزا نہ دینا گناہ ہے جو کام ذاتی خواہشات کے بس ہو کر کیا جاتا ہے اُسکا نتیجہ پاپ

ہے مگر جو کام خواہشاتِ بد سے بالاتر ہو کر ادائگی فرض کے لئے کیا
جاتا ہے اُس کا نتیجہ ایسا نہیں ہے۔ چور۔ بدمعاش۔ خونی وغیرہ مجرموں کو
راجہ ذاتی فائدہ کے لئے تکلیف نہیں پہنچاتا۔ بلکہ اپنی رعیت کی بہتری
اور بہبودی کے لئے ایسا کرتا ہے۔ ہاتھی۔ گھوڑے۔ سپاہ اور
آلاتِ جنگ کا رکھنا اور دشمن سے لڑائی کرنا بھی راجہ کا فرض ہے۔
اِس لئے وہ اہنسا برت کے خلاف عمل نہیں کرتا۔ بلکہ اہنسا برت
کے مثبت پہلو کا پالن جس خوبی سے راجہ مہاراجہ کر سکتے ہیں دوسرا نہیں
کر سکتا ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ جین دھرم کے اُصولوں کی پیروی کرنے
والا بادشاہ جیسا ملک کا انتظام کر سکتا ہے اور رعیت کو آرام پہنچا سکتا
ہے وہ دوسرے کے لئے مشکل ہے۔ جو راجہ راج نیتی کے اُصولوں
سے واقف۔ ادائگی فرائض کے لئے کمربستہ۔ دیالو۔ بداعمال سے
ڈرنے والا اور انصاف پسند ہوگا وہ ضرور کامیاب حکمراں ثابت
ہوگا۔ مہاراج اشوک بدھ دھرمی بننے سے پیشتر جینی تھا۔ جیو دیا
کے متعلق اُس کے بے شمار کتبے اب تک موجود ہیں۔ چندرگپت موریا
نے اخیر عمر میں شری بھدرباہو سوامی مشہور جین آچاریہ کے پاس
دکشا دھارن کر لی۔ اور جین سادھو بن گیا۔ مہاراجہ کمارپال
چالوکیہ پہلے شیومت کا پیرو تھا۔ بعد میں جین آچاریہ شری ہیم چندر
سوری جی کے زیرِ اثر جین دھرم کا بارہ برت دھاری شراوک
بن گیا۔ تخت نشینی کے وقت اس کی عمر پچاس سال کی تھی اور وہ
پکّا جین دھرمی ہوتے ہوئے بہادری اور فتح مندی کی مجسم تصویر تھا۔
اپنی لیاقت اور شجاعت سے اُس نے دشمنوں کو زک دیکر اپنی سلطنت

میں امن اور فارغ البالی کر دی۔ دھرم کو فروغ دینے کے لئے مندر تعمیر کرائے تعلیم عام کر دی۔ لوگوں کے فائدے کے لئے پُستک بھنڈار قائم کرائے۔ ہسپتال۔ بھوجن شالہ۔ پشوشالہ وغیرہ بہت سے رفاہِ عام کے کام جاری کر دئے۔ وہ خود پوجا سندھیا کرتا تھا۔ برت رکھتا تھا۔ اور ہر طرح لوگوں کی سیوا کرتا تھا۔ جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ اہنسا دھرم کے پیرو راجہ راج کا اچھی طرح پالن نہیں کر سکتے سخت غلطی کرتے ہیں۔ اتہاس کے مطالعہ سے ظاہر ہے کہ بہت سے کامیاب جینی راجاؤں نے ہندوستان کو بہت اونچا کیا ہے۔ اور اہنسا دھرم کے پیرو راجاؤں نے نہ صرف ہندوستان میں ہی امن کا دریا موجزن کیا۔ بلکہ دھرم اور سچائی کی مثال کو ہندوستان سے باہر جا کر بلند کیا اور دھرم کی اشاعت سے ہندوستان کے نام کو امر بنا دیا۔

آپ کے زوردار اُپدیشوں سے ہوشیارپور کے لوگوں کی جین دھرم کے متعلق جو غلط فہمیاں مدّتوں سے پھیلی ہوئی تھیں۔ دُور ہو گئیں۔ اور وہ جین مت کو بہت اچھّا سمجھنے لگے۔ لوگوں کو دھرم کرم سے واقفیت ہو گئی۔ چترماس کے بعد آپ نے اِس جگہ لابھ وجے اور کپور وجے کو دکھشا دی۔ دکھشا کے بعد آپ ہوشیارپور سے روانہ ہو کر جالندھر کپورتھلہ ہوتے ہوئے ویرووال تشریف لائے۔ اِس جگہ آپ کی خدمتِ اقدس میں دی جین ایسوسی ایشن آف انڈیا بمبئی کی معرفت دنیا کے مذاہب کی کانفرنس جو چکاگو میں منعقد ہونے والی تھی اُس کے کارکن سکرٹری مسٹر ولیم پاپ کا خط موصول ہوا۔ جس میں آپ کو بطور جین آچاریہ کانفرنس میں شریک ہونے کے لئے مدعو کیا گیا آپ سے کانفرنس میں جین دھرم کی

نمائندگی کرنے کی درخواست کی گئی تھی۔ منتظمانِ کانفرنس کی خواہش کے بموجب آپ کی مختصر سوانحعمری اور دو عدد فوٹو چکاگو بھیج دیئے گئے۔

اِن دنوں ویرووال میں ایک پادری صاحب عیسائیت کے پرچار کے لئے سکونت پذیر تھے۔ وہ جنم سے ہندو تھے۔ مگر انگریزی تعلیم حاصل کر کے یسوع مسیح کے شیدائی بن گئے تھے۔ آپ کی تعریف سنکر آپ کے درشن کو آئے آپ کی واقفیت۔ طرزِ آدیش اور طریقہِ رہائش سے متاثر ہو کر وہ گرویدہ ہو گئے۔ آپ سے تبادلۂ خیالات کر کے انہیں اپنے عیسائی بنجانے پر پشیمانی ہوئی۔ ایک دن آپ سے کہنے لگے کہ مجھے جین دھرم پر پختہ اعتقاد ہے۔ مگر مسئلۂ تناسخ کو تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں ہوں۔ یہ بات میری سمجھ میں نہیں آتی کہ انسان مر کر حیوان کیسے بن سکتا ہے یہ کیسے ممکن ہے کہ گناہ تو انسان کرے مگر اُس کی سزا حیوان کو ملے۔ آپ نے پادری صاحب کو کرم فلاسفی کے جوہر سمجھائے اور بتایا کہ جیو کو نیک و بد افعال کا نتیجہ لازمی طور سے بھگتنا ہی پڑتا ہے بجز اس کے چھٹکارا نہیں ہے۔ چور چوری کرتا ہے کسیکو فوراً سزا ملجاتی ہے کسیکو دیر کے بعد اور کسیکو اس جنم میں ملتی ہی نہیں ہے کئے ہوئے کرموں کا بدلہ اُسے آئندہ کسی نہ کسی جنم میں بھگتنا ہی پڑتا ہے۔ کرموں میں جکڑی ہوئی آتما اپنی رہائی کیلئے کوشش کرتی ہے۔ جملہ افعال کی سزا جزا پا کر اُنکا خاتمہ ہو جاتا ہے تو تناسخ کا دور منقطع کر کے آتما پرماتم کو پالیتی ہے۔ اور نجاتِ ابدی کا سرور حاصل کرتی ہے۔ انسان حیوان وغیرہ مختلف قالب آتما کے رہنے کے گھر ہیں۔ جیو جیسا کرم کرتا ہے ویسا قالب پاتا ہے۔ یہ انسانکی حالتمیں ایک کرم کرتی ہے حیوان کا جسم اختیار کر کے اُسے بھگتنا کوئی تعجب کی بات نہیں ہے۔ ایک ملزم جرم ہندوستان میں کرتا ہے۔ مگر اُس کی سزا ہزاروں میل کے فاصلہ

برانڈیمان میں پاتا ہے۔ یہ کوئی ضروری نہیں کہ مرد مر کر مرد ہی بنے اور
عورت کا جیو ہمیشہ عورت ہی پیدا ہو۔ یا اِنسان حیوان نہیں بن سکتا اور
حیوان اِنسان نہیں بن سکتا۔ جسم دھارن کرنا کرموں کے اختیار ہے
اکثر دیکھنے میں آتا ہے کہ غصہ کے وقت یا ڈر کی حالت میں چہرے کا
رنگ بدل جاتا ہے جب ایک لمحہ کے اثر سے تبدیلی واقع ہو جاتی
ہے۔ تب ایک زندگی کا دوسری زندگی میں تبدیل ہوتے وقت
گذشتہ افعال کے مجموعی اثرات سے ایک نئی شکل کا پیدا ہو جانا
کونسی ناممکن بات ہے۔ مٹی اور پانی وغیرہ میں مختلف جیووں کی خود
بخود پیدایش ہو جاتی ہے۔ میل سے جوں بنجاتی ہے۔ گوبر سے بچھو بنجاتا
ہے۔ نباتات اور جمادات میں مختلف چیزوں کے میلان سے شکل
اور خاصیت میں مختلف چیزیں بن جاتی ہیں۔ پادری صاحب کا مذہبی
مطالعہ وسیع تھا۔ اُنہوں نے اپنے اسے بہت سے شکوک رفع کرائے

آپ ویروال سے امرتسر تشریف لائے۔ اِسجگہ بمبئی سے مسٹر
ویرچند راگھوجی گاندھی تشریف لائے۔ اور آپ کے پوتر قدموں
میں کچھ دیر ٹھہر کر جین فلاسفی اور مختلف مضامین پر آپ سے تبادلۂ
خیالات کیا اور اپنے شکوک رفع کر کے واقفیت کو بڑھایا۔ ایسے
ہونہار نوجوان پر اپنا قیمتی وقت صرف کر کے آپ کو آنند محسوس ہوتا
تھا۔ نہایت قلیل عرصہ میں چکاگو پرشن اُتر نام کی کتاب تیار کر کے
مسٹر ویرچند جی کے سپرد کی۔ وہاں سے روانگی کے وقت گاندھی جی
نے نہایت ادب اور خلوصِ دلی سے آپ کو بندنا نمسکار کیا اور اشیرباد
چاہی۔ آپ نے دھرم لابھ کا اشیرباد دیکر دھرم پریمی نوجوان کی ہمت

اور استقلال کی تعریف کی اور نصیحت کے طور پر ہدایت کی کہ ہرگز ہرگز دو باتوں کو نظر انداز نہ کرنا۔ اوّل بدیش میں جاکر دیسی لباس کو نہ چھوڑنا لباس بھی ایک ایسی چیز ہے جو دُور سے ہزاروں میں انسان کی تمیز کرا دیتا ہے۔ جس لباس کو آبا و اجداد نے زیبِ تن کیا وہ ہندوستانیوں کے لئے باعثِ فخر ہے۔ دوئم۔ روزانہ نت نیم میں درڑھ رہنا سمندری سفر میں اور غیر ممالک میں خواہ کتنی ہی مشکلات کیوں نہ پیش آئیں۔ روزانہ نت نیم دھرم سادھن کے لئے لازم ہے۔ مسٹر ویرچند جی نے ہر دو کو بسر و چشم منظور کیا اور امریکہ جانے کے لئے بمبئی کو روانہ ہو گئے۔ آپ امرت سر سے روانہ ہو کر جنڈیالہ تشریف فرما ہوئے اور بکرم سمت ۱۹۵۰ کا چترماس وہیں کیا۔

جنڈیالہ میں زیادہ تر دستی لکھے ہوئے پرانے شاستروں کا جن کے حروف مٹ گئے تھے یا خراب ہو گئے تھے آپ سنشودھن کیا کرتے تھے۔ اِس جگہ آپ نے ویدوں کا پھر غور سے مطالعہ کیا اور اُس کے متعلق اپنی سابقہ رائے کو بالکل پختہ کر لیا۔ بہت سے ہندو مسلمان اور سکھ اصحاب آپ سے بات چیت کرنے آیا کرتے تھے اُن میں سے سردار جندا سنگھ ذیلدار اور لالہ شردھا رام قابلِ ذکر ہیں۔ وہ نہ صرف اکثر اوقات آتے ہی تھے بلکہ آپ سے تبادلۂ خیالات کر کے لابھ بھی اُٹھاتے تھے۔ اِس جگہ آپ سے اکثر تکرار یہ ہوتی تھی کہ ایشور جگت کرتا ہے یا نہیں۔ جین دھرم کے عقیدے کے مطابق آپ اِس بات کو صاف ثابت کرتے تھے کہ ایشور جگت کرتا نہیں ہے ایسا تسلیم کرنے سے کئی نقائص پیدا ہوتے ہیں۔ اُن ثبوتوں کو اِس جگہ

دوہرانا باعثِ طوالت ہوگا۔ آپ کی تصنیف کردہ کتب خاصکر جیکا گو پرشن اُتر میں اِس اَمر کے متعلق مفصل بحث درج ہے ایک دفعہ لالہ شردھا رام جی نے آپ سے سوال کیا کہ جین دھرم میں ایشور کو سروبیاپک بیان کیا ہے یا نہیں۔ آپ نے جواب دیا۔ "ہے بھی اور نہیں بھی" مطلب یہ کہ ایشور گیان سے سروبیاپک ہے کوئی چیز ایسی نہیں جو ایشور کے گیان میں نہ ہو۔ پرماتما ہمہ داں ہے مگر یہ کہنا کہ ہر ایک چیز کے اندر پرماتما ہے یا ہر ایک چیز بذاتِ خود پرماتما ہے۔ "ایکو برہم دوتیا ناستی" کا مقولہ غلط ہی لگائے اور تجری۔ چھری اور قصائی سب پرماتما نہیں ہو سکتے۔ اگر خوشبو اور بدبو دونوں کے اندر پرماتما ہے تو ایک سے رغبت اور دوسرے سے نفرت کیوں ہے۔ ایک بلند مینار پر کھڑا ہوا شخص گرد و نواح کی بہت سی چیزوں کو دیکھ سکتا ہے۔ مگر خود ہر جگہ موجود نہیں ہوتا۔ اسطرح شردھا رام کی تسلی کی۔ جنڈیالہ میں آپ نے سناتر پوجا بنائی۔ چترماس کے بعد بھی درد زانو کی وجہ سے آپ کو کچھ دیر اور ٹھہرنا پڑا۔ شری گل وجے جی۔ شری کانتی وجے جی وغیرہ مختلف مقاموں سے چترماس کے بعد روانہ ہوکر آپ سے جنڈیالہ میں ملگئے۔ اِس جگہ آپ نے نئے سادھوؤں کو جوگ بٹھلایا۔ اور ضروری کریا ختم ہونے کے بعد وہاں سے روانہ ہوکر پٹی تشریف لائے اور نئے چیلوں کو بڑی دکشا دی۔ تتو نرنے پرساد گرنتھ کی تصنیف کا کام آپ نے پٹی میں ہی شروع کر دیا۔ پٹی سے روانہ ہوکر زیرہ تشریف لائے اور شری سنگ کی درخواست پر بکرم سمت ۱۹۵۱ کا چوماسہ زیرہ میں ہی کرنا منظور کر لیا۔ اِس چترماس میں آپ کے ہمراہ آٹھ سادھو مہاراج اور تھے۔ آپ کی

تحصیت پراہالیان زیرہ کو اس بات کا ناز ہے کہ پوجیہ گورودھاراج کا
زیرہ سے خاص تعلق تھا۔ خوش قسمتی سے ایسا اتفاق ہوا کہ بیکانیر سے
دو سادھویاں جن کا نام شری چندن شری جی اور شری جھگن
شری جی تھا دُور دراز سفر کی مصیبتیں اور مشقتیں برداشت کرتی ہوئی
شری آچاریہ جی مہاراج کے درشن کے لئے زیرہ تشریف لائیں
سوتیا مبر مُورتی پوجک سادھویوں کا پنجاب دیش میں سینکڑوں برس
کے بعد درشن دیکھنا نصیب ہوا۔ پنجاب نواسیوں کو ایسا اعلیٰ موقع مہیا
کرنے کا فخر بھی اوّل زیرہ کے جینیوں کو حاصل ہے۔ سادھویوں کا
چترماس بھی زیرہ میں ہوا۔ لوگوں کی توجہ دھرم دھیان میں بکھو رہی
پوجا۔ بھگتی۔ سامائیک۔ سندھیا اور تپ جپ کے شراوک
شراوکا عادی ہو گئے۔ پنچ رنگی اور نوپداوی تپ خوب ہوئے۔ پرب
پریوشن اور دیگر مہوتسو کے دن دھوم دھام سے منائے گئے۔ پنجاب
مارواڑ اور گجرات وغیرہ سے کئی لوگ آئے۔ روزانہ ویاکھیانوں میں
خوب رونق رہتی تھی۔ اسنگھ دی جین یونین کلب بمبئی کی طرف سے
آپ کی خدمت میں بہت سی کتب آئیں۔ دن بھر خوب محنت اور
ریاضت میں مشغول رہتے تھے۔ مطالعہ کے وقت میں کسی کو بات نہ
ہونے دیتے تھے۔ تتو نرنے پرساد گرنتھ کو لکھکر مکمل کر دیا۔ ھر روز
سادھوؤں کو پڑھانے میں خوب دلچسپی لیتے تھے شراوکان کو دھرم
کرم درست اور با طریقہ کرنے کی ہدایت کرتے تھے پرتی کرمن کے
بعد رات کے وقت سوالیوں کا ہجوم لگا رہتا تھا۔ آپ ساڑھے نو
اور دس بجے تک لوگوں کی ترک کو ترک کا بخوشی جواب دیتے

تھے۔ حکیم ہرویال مل جی و خلیفہ ماگھی رام جی ہر ایک دھارمک گفتگو میں خاص دلچسپی کا اظہار کرتے تھے جو جو اعتراضات مورتی پوجکوں پر کئے جاتے تھے اُن کا جواب ہر دو اصحاب خود بھی قابلیت سے دیتے تھے اور تسلی کے لئے آپ سے بھی دریافت کر کے خوش ہوتے تھے۔ مورتی پوجا کے متعلق خیالات ظاہر کرتے ہوئے آپ فرماتے تھے کہ جین دھرم کے مطابق پرماتما اور انسان کا ناصح اور سامعہ کا تعلق ہے بیتراگ بھگوان نے اپنے کیول گیان سے آتما کو چوراسی لاکھ جونیوں میں رلانے والی او پادھیوں کو دیکھ کر اُن سے بچنے کا مکمل علاج بتایا ہے۔ سروگ بھگوان کا بڑا بھاری اوپکار یہ ہے کہ انھوں نے موکش پد حاصل کرنے کے لئے بہترین مارگ (راستہ) دکھلایا ہے۔ صرف اتنا ہی نہیں خود اس راستہ پر چلکر مثال قایم کی ہے جب گوروؤں اور بادشاہوں کی تصویروں کی عزت اور تعظیم کی جاتی ہے اور وہ بطور یادگار سنہری چوکھٹوں میں جڑوا کر رکھی جاتی ہیں تو پھر کیا وجہ ہے کہ اُپکاریوں کے نبھی اُپکاری بیتراگ بھگوان کی منوہر اور شانت مورتی کی کیوں عزت و تعظیم کی جائے۔ جسطرح شری رامچندر اور سیتا کی تصویر کو دیکھ کر اُن کے آدرش جیون کی یاد تازہ ہو جاتی ہے اور مہارانا پرتاب کی تصویر کو دیکھ کر اُس کی جوانمردی اور بہادری آنکھوں کے سامنے پھر جاتی ہے اُسی طرح بیتراگ بھگوان کے درشن پاکر اُن کا اہنسا اور سچائی کا مہابرت اور راگ اور دویش سے مبرا ہونے کا وصف دل کے سامنے آجاتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ بیتراگ بھگوان کو نہ رنج ہے اور نہ خوشی ہے

نہ ہی وہ کسی سے اُلفت کرتے ہیں اور نہ ہی نفرت ۔ پھر اُن کے پوجن سے
کیا فائدہ ہے ۔ تصویر کو دیکھ کر تصویر والے کی یاد بیشک تازہ ہو جاتی
ہے ۔ گنُوں کو یاد کرنا چاہیئے ۔ نہ کہ پرستش ۔ ویتراگ دیو کی سب سے
بڑی خوبی یہی ہے کہ وہ راگ دویش سے مبرّا ہیں نہ وہ اُلفت کرتے
ہیں اور نہ ہی نفرت ۔ اُن کا دھرم اُپدیش خود غرضیوں سے بالاتر ہونے
کی وجہ سے زیادہ قابلِ تعظیم ہے ایک مہلک بیماری میں مبتلا مریض کو
ڈاکٹر اچھی طرح تشخیص کر کے دوائی دیتا ہے اور وہ مریض تندرست ہو جاتا
ہے مرض کو فائدہ ڈاکٹر سے نہیں بلکہ دوائی سے ہوتا ہے۔ ڈاکٹر دوائی تجویز
کرنے والا محض نمت کارن ہے ۔ مریض تمام عمر ڈاکٹر کا احسان فراموش
نہیں کرتا ۔ اور اُس کی حتی الوسع خدمت کر کے اپنا فرض ادا کرتا ہے
وہ ویتراگ بھگوان جو جنم جنم کے مرن روگ سے ہمیشہ کے لئے نجات
حاصل کرنے کا نسخہ تجویز کرنے والا ہے بدرجہا بڑھ کر پرستش کے قابل
ہے مُورتی پوجا محض ایک وسیلہ ہے جس طرح مالا کا ہر ایک منکا کسی خاص
گُن کی یاد دلاتا ہے اور مالا پھیرتے وقت اُن کا دھیان کرنا لازمی ہے
اسی طرح پوجن کے وقت پرماتما کے گُنوں کو دھیان میں رکھ کر روزانہ
زندگی میں اُن پر عمل کرنا از حد ضروری ہے پوجن پتھر کی مُورتی کا نہیں
ہوتا ۔ محض شخصیت کا بھی نہیں ہوتا ۔ بلکہ شخصیت کے مہان گنوں
کا پوجن ہوتا ہے ۔ مُورتی پوجن خیالات کو پوتر بنانے اور دھرم دھیان
کی جانب توجہ مبذول کرنے کا ایک ذریعہ ہے جو اس پہلو کو نظر انداز کرتا ہے
وہ اگیانی ہے مگر جو شخص شردھا بھاؤ سے پوجا کرتا ہے اُسکے خیالات
پر تھوڑا بہت اثر ضرور ہوگا ۔ دنیا کا تجربہ شاہد ہے کہ عالی دماغ

مہاتماؤں کی تصویروں پر غور کر کے بلند خیالات پیدا ہوتے ہیں اور فحش عورتوں کی بیہودہ تصویریں دیکھنے سے خیالات پراگندہ ہو جاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ برہمچریہ کا پالن کرنے والے سادھوؤں کو ایسے کمرہ میں رہنے کی اجازت نہیں۔ جہاں عورتوں کی تصویریں آویزاں ہوں۔ مُورتی پوجا کی مذمّت کرنے والوں کی دلیلیں غلط اور گمراہ کُن ہوتی ہیں کیونکہ جز مُورتی کی عزت کسی نہ کسی شکل میں ہر ایک مذہب اور سوسائٹی میں موجود ہے۔ محض طریقۂ پرستش میں فرق ہے۔

آپ سے دریافت کیا گیا کہ جین دھرم کے پالن کرنے والے سب سکھی کیوں نہیں ہیں۔ بعض حالتوں میں یہ دیکھ کر حیرانی ہوتی ہے کہ پوجا بھگتی اور دھرم دھیان کرنے والے جیو دکھی ہیں اور نفسانی خواہشات میں مستغرق۔ عیاش لوگ صاحبِ حیثیت ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ اس میں حیرانی کی کوئی بات نہیں ہے۔ ہر ایک جیو اپنے کئے ہوئے کرموں کا پھل پاتا ہے۔ دنیا میں چار قسم کے آدمی کہے گئے ہیں۔ اوّل "ہے یہ ہے"۔ دویم "ہے اور نہیں"۔ سویم "نہیں اور ہے"۔ چہارم "نہیں اور نہیں"۔ قسمِ اوّل میں وہ نیک آتمائیں ہیں جنھوں نے پچھلے نیک کرم کئے ہیں۔ اور اب دھن دولت۔ عزت و آبرو اور پریوار کے لحاظ سے ہر طرح آرام میں ہیں اور آئندہ کے لئے دان۔ شیل۔ تپ۔ سنجم وغیرہ دھرم کرم سے سکھ دینے والی کمائی کر رہے ہیں۔ دویم وہ لوگ جنھوں نے پچھلے اچھے کرم کر کے یہاں ہر قسم کے دنیاوی سکھ اور آرام حاصل کئے ہیں۔ مگر آئندہ کے لئے لاپرواہ اور اس زندگی کو بداعمالی سے خراب کر رہے ہیں۔ سویم وہ اصحاب ہیں جو اس وقت تنگدست

اور مصیبتوں میں مبتلا ہیں۔ مگر مستقبل کے لئے فکرمند ہیں اور حتی الوسع
دھارمک کاموں میں حصّہ لیتے ہیں۔ چہارم وہ لوگ ہیں۔ جنھوں نے
پیچھے نیچ کرم کئے۔ اب دُکھی ہیں اور پھر نیچ کرم کر کے اپنے مستقبل کو
سیاہ بنا رہے ہیں۔ قسم اول اور دوئم قابلِ تعریف ہے۔ مگر نمبر
سوئم اور چہارم نہایت بُرے ہیں اُن کسے ہر ایک کو بچنا چاہیئے۔ کرم
فلاسفی نہایت عمیق ہے۔ کئی ایک کرم ایسے ہوتے ہیں کہ وہ ہر حالت
میں جیو آتما کو بھوگنے ہی پڑتے ہیں۔ مثال کے طور پر بھگوان مہاویر
سوامی جی کو بھی کئے ہوئے کرموں کی وجہ سے بشمار تکالیف برداشت
کرنی پڑیں۔ کئی ایک کرم ایسے ہوتے ہیں کہ دھارمک کاریوں سے
اُن کا اثر بالکل زائل ہو جاتا ہے۔ یا کم رہ جاتا ہے اسی طرح سے پچھلے کئے
ہوئے اچھے کرموں کا پھل آئندہ بُرے اعمال سے زائل ہو جاتا ہے یا کم
رہ جاتا ہے۔ شاستروں میں ایک مثال کا ذکر ہے کہ ایک دھرماتما شخص کو
دیو پوجن کرنے کے لئے جاتے ہوئے کانٹا چبھ گیا۔ جس سے اُسے بہت
تکلیف ہوئی اور اُسی کے چھوٹے بھائی کو جو عیاش اور بدمعاش تھا۔
رنڈی کے جاتے ہوئے راستہ میں ایک روپیہ گرا ہوا ملا جسکی اُس
نے شراب خرید کر پی لی۔ بڑے بھائی نے ایک گیانی سادھو سے
اس کی وجہ دریافت کی۔ مہاتما نے اپنے گیان کے بل سے دیکھ کر
ہر دو کے گذشتہ کرموں کا نتیجہ بتایا۔ بڑے بھائی کو اُسکے گذشتہ
اعمال کی وجہ سے موت کی سزا ملنی چاہیئے تھی مگر دھرم دھیان سے
وہ کم ہو کر محض کانٹے کی تکلیف رہ گئی۔ چھوٹے بھائی کو خزانہ دستیاب
ہونا چاہیے تھا۔ مگر اُس کے بُرے اعمال سے صرف ایک روپیہ ہی

ملا - دنیا میں اگر نیکی کرنے والے سب سُکھی اور بدی کرنے والے سب دُکھی نظر نہیں آتے تو اُس کی وجہ گزشتہ کرموں کا اثر ہے -

جین آچاریہ شری مدوجے آنند سُوری جی کو زیرہ بہت پسند تھا آپ اکثر اِس قصبہ کی تعریف کیا کرتے تھے - اِس کی وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے کہ اوائل عمری کی اُلفت اور اثرات آپ کے دل پر نقش تھے مگر پسندیدگی کی بڑی وجہ یہی تھی کہ آپ کو یہاں فرصت کا وقت بہت ملتا تھا اور طبیعت یکسو رہتی تھی - آبادی اور جنگل کا ہر طرح آرام تھا کسی بات کی دِقّت نہ تھی - اور نہ ہی وقت ضائع ہوتا تھا - ایک دفعہ آپ نے خود زبانِ مبارک سے فرمایا کہ سادُھوؤں کے چترماس کے لئے زیرہ ہر طرح سے مناسب مقام ہے - آپ کا گرہستھ آشرم کا چھوٹا بھائی مسمی گوردت سنگھ اکثر آپ کے درشن کے لئے زیرے آیا کرتا تھا - ایک دفعہ وہ آپ شری جی سے کہنے لگا کہ آپ بڑے ہی خوش قسمت ہیں - سادُھو کے بھیس میں بھی آپ بادشاہ ہیں آپ کے دھرم اُپدیش سے بیشمار لوگ فائدہ اُٹھاتے ہیں مجھے بھی کوئی ایسی نصیحت کریں جس سے میں آرام سے زندگی بسر کر سکوں - آپ نے زبانِ مبارک سے فرمایا کہ بھائی تمہاری عمر بہت دراز ہے اِسلئے اپنے خرچ کو آمدنی سے کم رکھو اور ہمیشہ سچائی اور دیانتداری سے سب کام کرو - کسی کو بھی حتی الوسع دُکھ مت دو - یہی دھرم کا نچوڑ ہے تمام عمر اِس پر عمل کرو - گوردت سنگھ نے اپنی ستر اسّی سالہ عمر میں ہمیشہ اِس اُپدیش پر عمل کیا بیسیوں زمیندار ہر روز آتے تھے اور اُن کی زندگیاں بہت حد تک سُدھر گئیں - اِس مرتبہ زیرہ میں ایک عورت

کی دکھشا ہوئی اور اُس کا نام ادیوت شری جی رکھا گیا۔
زیرہ سے روانہ ہو کر آپ پٹی رونق افروز ہوئے جین مندر بنکر تیار ہو چکا تھا۔ ماگھ شدی تیرس بکرم سمت ۱۹۸۱ کا روز پرتشٹھا کے لئے مقرر تھا۔ پرتشٹھا سابقہ موتسووں کیطرح یہاں بھی مختلف شہروں کے جینیوں کی آمد سے خوب دھوم دھام سے ہوئی آپ کے نصیحت آمیز دھرم اُپدیشوں سے موتیوں کی جھڑی لگ جاتی تھی اِس جگہ انبالہ کے جین اصحاب نے آپ آیندہ چترماس کے لئے درخواست کی۔ اور وہاں کے مندر کی پرتشٹھا کرانے کے لئے بھی التجا کی اگرچہ آپ کا ارادہ لاہور کی طرف جانے کا تھا۔ مگر انبالہ نواسیوں کی ضرورت کو محسوس کر کے آپ نے اُدھر جانے کا قصد کر لیا۔ پٹی سے روانہ ہو کر آپ گاؤں گاؤں میں لوگوں کو دھرم اُپدیش کی امرت برکھا سے کرتارتھ کرتے ہوئے انبالہ تشریف فرما ہوئے۔ لوگوں نے دلی خلوص سے شاندار استقبال کیا بکرم سمت ۱۹۸۲ کا چوماس اِسی جگہ ہوا۔
آپ کا یہ اخیری چترماس تھا۔ اِسجگہ آنکھ میں دوبارہ تکلیف ہو جانے کی وجہ سے آپ خود ویاکھیان نہ سناتے تھے۔ کتابوں کا مطالعہ بھی نہ ہو سکتا تھا۔ البتہ زبانی گفتگو میں بہت وقت صرف ہوتا تھا۔ شہر کے پڑھے لکھے اور برگزیدہ اصحاب آپ کے پاس خوب شوق سے آتے تھے لالہ مرلی دھر جی کو خاص طور سے اُلفت ہو گئی تھی وہ آپ کے بہت ثناگو تھے۔ دھارمک اُمور پر خوب بحث کرتے تھے اور آپ کے دلائل کے قائل تھے۔ مختلف دھرم شاستروں اور مت متانتروں کے بارے میں پوچھتے رہتے تھے۔ جین سدہانتوں